REGD. NO: L.5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ - تار کا پتہ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

فی پرچہ ... آنے پیسے

۱۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۹ تبوک ۱۳۴۰ ہش | ۲۹ ستمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۸ ستمبر بوقت ۱۱ بجے دن

کل دن بھر حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند ٹھیک طرح نہیں آئی۔ اس وقت کچھ ضعف محسوس فرما رہے ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین

کابینہ کی آئین کمیٹی نے اپنی رپورٹ کو آخری شکل دے دی

نئے آئین کی تیاری کے ایک اہم مرحلہ کی تکمیل - انتظامی مسائل پر غور کیلئے خاص کمیٹی کا تقرر

راولپنڈی ۲۸ ستمبر۔ صدارتی کابینہ کی آئین کمیٹی نے دستور کمیشن کی سفارشات پر اپنا غور و خوض کل مکمل کر لیا۔ اور اس طرح ملک کے لئے نئے آئین کی تیاری میں ایک اہم مرحلہ کی تکمیل ہو گئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آئین کمیشن کی سفارشات کے بارے میں آئین کمیٹی کی رپورٹ اب طبع ہو گی۔ اور پھر صدر ایوب کو پیش کر دی جائے گی — کابینہ کی سب کمیٹی نے کل دو نشستوں کے بعد ڈیڑھ بجے بعد دوپہر اپنی رپورٹ کو آخری شکل دی۔ گزشتہ چند روز سے کمیٹی کا اجلاس روزانہ ہو رہا تھا کمیٹی نے اس سال جون کے آخر میں آئین کمیشن کی سفارشات کا تفصیلی جائزہ شروع کیا تھا۔

حکومت پاکستان نے ملک میں نئے آئین کے سلسلہ میں انتظامی مسائل پر غور کرنے کے لئے کابینہ کے سیکرٹری مسٹر ایں۔ اے فاروقی کی سربراہی میں ایک خاص کمیٹی قائم کی ہے جس کا اجلاس آج سے شروع ہو جائے گا۔ خیال ہے کہ کمیٹی ہفتہ عشرہ تک اپنا کام پورا کر لے گی۔ اور اکتوبر کے پہلے ہفتے تک صدر کو کمیٹی کے نظریات سے مطلع کر دیا جائے گا۔ نومبر میں آئین کے بارے میں اپنے فیصلوں کا اعلان کرنے سے پیشتر صدر گورنروں کی کانفرنس میں آئین کے متعلق تبادلہ خیالات کریں گے۔ گورنروں کی کانفرنس ۲۳ اکتوبر سے شروع ہو گی۔ قبل ازیں ایک سرکاری اعلان میں یہ توقع ظاہر کی گئی تھی کہ اگلے سال کے شروع میں صدر ایوب نیا آئین نافذ کر دیں گے

برلن کے متعلق مغربی ملکوں کی دھمکیوں سے خطرناک حالات پیدا ہو سکتے ہیں

جنرل اسمبلی میں روسی وزیر خارجہ مسٹر گرامیکو کی تقریر

اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۸ ستمبر روسی وزیر خارجہ گرامیکو نے کل رات خبردار کیا کہ اگر مغربی ممالک برلن کے بارے میں اسی طرح دھمکیاں دیتے رہے اور جنگ کی باتیں کرتے رہے تو اس امر کی ضمانت نہیں دی جا سکتی کہ حالات قابو سے باہر نہیں ہوں گے۔ اور انجام تباہی و بربادی نہیں ہو گا۔ آپ نے اس امر کی توثیق کی کہ روس بیرونی دنیا سے مغربی برلن کے مواصلات بحال رکھنے کا حامی ہے۔

مسٹر گرومیکو نے اپنی تقریر میں مسٹر کینیڈی کے اس چیلنج کا ذکر تک نہیں کیا۔ جو آپ نے کل جنرل اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے عام اور مکمل تخفیف اسلحہ کے بارے میں روس کو دیا تھا مسٹر گرومیکو اہم بین الاقوامی تنازعات کے بارے میں زیادہ ... ہوا ہے۔ البتہ کچھ شرت تاریخ برآمد ہوئے ہیں۔ روسی وزیر خارجہ نے جرمنی کے مسئلہ کے بارہ میں طویل تقریر کی۔ لیکن آپ نے اس مسئلہ پر روسی طرز عمل سے الگ کوئی نئی بات پیش نہیں کی۔ آپ نے نو آبادیاتی نظام، مسٹر ہیمر شولڈ کی موت کے بعد اقوام متحدہ کے آئینی بحران، ایٹمی تجربات اور یورپ امن لینے کے باہمی کا ذکر کیا۔ لیکن مبصرین کا کہنا ہے کہ مسٹر گرومیکو نے کوئی نئی بات نہیں کی۔ آپ نے تین سیکرٹری جنرل مقرر کرنے کا روسی مطالبہ دہرایا۔ روس کے ایٹمی تجربات کے بارے میں مسٹر گرومیکو نے کہا کہ اس سے جنگ کا خطرہ ہو گیا ہے۔

انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم گرفتار

جکارتہ ۲۸ ستمبر سماٹرا کی باغی حکومت کے وزیر داخلہ و مذہبی امور مسٹر محمد نصیر اور ان کے کئی ساتھیوں نے اپنے آپ کو غیر مشروط طور پر انڈونیشی فوج کے حوالے کر دیا ہے۔ مسٹر محمد نصیر انڈونیشیا کے وزیر اعظم اور مسلم مشومی پارٹی کے قائد رہ چکے ہیں اور ۱۹۵۸ء کے اوائل میں سماٹرا کی بغاوت میں شامل ہو گئے تھے۔ جس کے بعد وہ سماٹرا ۔ جنگلوں میں سرکاری فوجوں کے خلاف گوریلا جنگ لڑتے رہے۔

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صحت

لاہور ۲۸ ستمبر (بذریعہ فون) مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ درد میں کافی کمی ہے۔ زخم بفضلہ تعالیٰ مندمل ہو رہا ہے۔ البتہ کمزوری کی شکایت ابھی چل رہی ہے — احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

عرب جمہوریہ کے نائب صدر مستعفی

قاہرہ ۲۸ ستمبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر کرنل سراج اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ اور کرنل ناصر نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے کرنل سراج متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر اور داخلی امور کے انچارج تھے۔

— اقوام متحدہ نیویارک ۲۸ ستمبر۔ کل رات سلامتی کونسل کے صدر ڈاکٹر ... کی زیر صدارت چار بڑی طاقتوں کے نمائندوں کے ایک اجلاس میں مسٹر ہیمرشولڈ کی موت سے پیدا ہونے والے آئینی بحران پر بھی بات چیت ہوئی۔

اکالی دل اور بھارتی حکومت کی بات چیت ناکام

نئی دہلی ۲۸ ستمبر۔ پنجابی صوبہ کے سوال پر بھارتی حکومت اور اکالی دل کے نمائندوں کی بات چیت ناکام ہو گئی ہے۔ اکالی دل کی مجلس عاملہ نے ۵ شرائط مسترد کر دی ہیں جو پنجابی صوبے کا مسئلہ طے کرنے کے لئے بھارتی حکومت نے پیش کی تھیں۔ مجلس عاملہ نے تجویز پیش کی ہے کہ پنجابی صوبے کے بارے میں صدر راجندر پرشاد اور مسٹر راجگوپال اچاری سے فیصلہ کرایا جائے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

زیورک ۲۸ ستمبر (بذریعہ تار) مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ اطلاع دیتے ہیں کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر یہاں ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور آجکل طبی معائنہ جات ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق معدہ بالکل درست حالت میں ہے الحمد للہ۔ درد ہڈی میں خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ علاج جاری ہے۔ حالت بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش ہے۔

احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

ایڈیٹر - روشن دین تنویر - اے - ایل ایل - بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۱ء

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۶ نومبر ۱۹۳۶ء بمقام محمود آباد سندھ اور مطبوعہ الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۶۱ء میں آیہ کریمہ

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون۔

کی جو دلاویز تفسیر فرمائی ہے وہ آپ ہی اپنا جواب ہے۔ آپ کا یہ خطبہ دراصل ان خطبات میں سے ہے جن کو بجا طور پر شاہکار کہنا چاہیئے اور جن کو بار بار پڑھنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ اس کا لفظ لفظ انسان کے دل پر نقش کالحجر ہو جائے۔ اور انسان اس کو اپنے اعمال میں ڈھالنے لگے۔

اس آیہ کریمہ کے لفظی معنی ہیں کہ جو مومن اپنی نماز میں خشوع سے کام لیتے ہیں وہ ضرور کامیاب ہو جائیں گے۔ صلوٰۃ اور خشوع کے کیا معنے ہیں ذیل میں ہم یاددہانی کے طور پر خطبہ کا وہ حصہ درج کر دیتے ہیں جس میں آپ نے ان لفظوں کی تفسیر کی ہے۔ کیونکہ جس دلآویز انداز سے آپ نے معنی بیان فرمائے ہیں۔ ان کا خلاصہ کرنا اور اپنے الفاظ میں بیان کرنا ان کے حسن کو تباہ کرنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"مومنوں کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ نماز وں میں خشوع و خضوع کرتے ہیں خاشع کے معنی عام طور پر یہ کئے جاتے ہیں کہ جو نماز وں میں گریہ و زاری کرے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ معنے درست ہیں مگر خاشع کے صرف یہی معنے نہیں بلکہ اس کے علاوہ اور بھی کئی معنے ہیں۔

اسی طرح صلوٰۃ سے مراد دعا ہی نہیں کیونکہ وہ تو تکلیف کے وقت ہوتی ہے۔ یہاں خصوصیت سے نماز کا ذکر ہے کہ وہ نماز میں خشوع کرتے ہیں۔ درحقیقت عربوں میں صلوٰۃ کا لفظ عام ہے۔ جو ہر قسم عبادت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ خواہ وہ اس شکل میں ہو۔ جیسے مسلمانوں میں عبادات کا رواج ہے یا کسی اور شکل میں ہو۔ جیسے عیسائیوں یا یہودیوں کی نماز ہے قرآن کریم میں صلوٰۃ سے مراد بالعموم عبادت ہی ہوتی ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے کہ کفار کی صلوٰۃ صرف سیٹیاں بجانا اور تالیاں پیٹنا ہے۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نماز میں سجدہ کے وقت یا دوسرے موقعہ پر تالیاں پیٹتے تھے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ ان کی عبادت اسی قسم کی ہے جس میں کوئی معقول بات نہیں۔ جیسے ہندوؤں کی عبادت چھینے بجانے سے ہوتی ہے اسی طرح مکہ والے بھی کرتے تھے۔ اور اسی کا نام عبادت رکھ لیتے تھے گو اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ مسلمانوں کی نماز کے وقت وہ تالیاں بجاتے تھے اور سمجھتے تھے کہ وہ ایک نیک کام کر رہے ہیں لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مشرکوں کی عبادت ایسی ہوتی ہے۔ جیسے تالیاں بجانا۔ اسی طرح خشوع کسی چیز کے نیچے ہونے کو کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے غض بصر کے لئے بھی اس لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پس خشوع کے معنے ہوئے نیچے ہو جانا تذلل اختیار کرنا اور نفس کو مٹا دینا۔ بلدۃ خاشعۃ ایسے شہر کو کہتے ہیں جس کے سب مکانات گر گئے ہوں اور غبار سے اٹے ہوئے ہوں پس نماز میں خشوع کے یہ معنے ہوئے کہ نماز پڑھنے والا اپنے آپ کو کلی طور پر مٹا دے۔ اور انکسار اختیار کرے۔ اب ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ نماز میں انکسار سے کیا مراد ہے۔ سو اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ خدا تعالےٰ نے نماز کے اندر ہی انکسار کا مفہوم رکھا ہوا ہے۔ انسان تکبیر کے بعد کھڑا ہو جاتا ہے اور سینے پر ہاتھ باندھ لیتا ہے۔ چونکہ انسان میں ایک کمزوری پائی جاتی ہے۔ کہ جب وہ کوئی اہم کام کرتا ہے تو اس کے نتیجے میں یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ اب میں بہت بڑا ہو گیا ہوں۔ جیسے آجکل کے علماء اور سجادہ نشین لوگوں کو اپنی عزت کرتے ہوئے دیکھ کر اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے قیام کے معاً بعد رکوع رکھ دیا۔ اور حکم دیا کہ فروتنی اور انکساری کی وجہ سے نیچے جھک جاؤ اور ایسا رنگ دکھاؤ۔ جو غلام اپنے آقا کے سامنے دکھاتا ہے۔ پھر جب اسے خیال آنے لگتا ہے کہ اب میں نے بڑا کام کر لیا ہے۔ تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اب اور جھک جاؤ۔ چنانچہ وہ سجدے کا حکم دیتا ہے۔ جو تذلل کا انتہائی مقام ہے۔ اور سجدہ دو دفعہ رکھا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تواتر سے اس پر عمل کیا جائے۔ گویا جھکو اور جھکتے چلے جاؤ۔ پھر ہر رکعت میں اس کا تکرار انسان کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے کہ اسے اپنے ہر کام کا اختتام سجدہ پر ہی کرنا چاہیئے کیونکہ بعض لوگ مختلف نیکیوں میں تو حصہ لیتے ہیں۔ لیکن آخر تکبر میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتے ہیں"۔ (الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۲ و ۳)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے کہ عبادت ہی میں غرور نقصان دہ نہیں ہوتا بلکہ دنیوی کاموں میں بھی غرور انسان کی ترقی روک دیتا ہے۔ فارسی زبان میں ایک ضرب المثل ہے۔

ہر کمالے را زوالے

اگرچہ اس کے معنی بظاہر یہ ہیں کہ جب کوئی چیز اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے۔ تو پھر اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم مظاہرات قدرت میں چاند کو دیکھتے ہیں کہ جب تک وہ اپنے کمال کو نہیں پہنچتا بڑھتا چلا جاتا ہے مگر جب وہ اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ تو وہ گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ ضرب المثل وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں کوئی انسان دنیوی ترقی کے عروج پر پہنچ جاتا ہے۔ اور سمجھنے لگتا ہے کہ اب میرے برابر کوئی نہیں۔ اس قاعدہ کے مطابق اس کا زوال شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے اس خیال سے اپنی ترقی کا راستہ مسدود کر دیتا ہے۔ اور جب ترقی و عروج رک جائے۔ تو ترقی معکوس شروع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ زمانہ ایک حال پر نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر انسان آگے نہیں بڑھے گا تو وہ پیچھے ہٹنا شروع ہو جائیگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قوموں کی مثال دیکر اس بات کو واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جس قوم نے کوئی بڑا کام کر کے تکبر کیا وہ گر گئی۔ مسلمانوں نے طب میں ترقی کی۔ لیکن جب وہ ایسے مقام پر پہنچ گئے کہ کسی کے آگے جھکنے کو عار سمجھنے لگے۔ تو ان کے ہاتھ سے طب نکل گئی اور یورپ میں چلی گئی۔ اب یورپ نے اس میں اس حد تک ترقی کر لی ہے۔ کہ پہلا سارا کام کھلونا معلوم ہوتا ہے۔ یورپ نے اپنے آپ کو اس وقت تک طالب علم سمجھا ہوا ہے۔ لیکن جہاں اس نے یہ خیال کیا کہ اب وہ استاد بن گیا ہے۔ وہ گرنا شروع ہو جائے گا۔ اسی طرح قدیم مصریوں نے انجینئرنگ میں ترقی کی۔ لیکن جب انہوں نے تکبر کیا۔ تو یہ فن ان کے ہاتھ سے نکل کر یونانیوں میں چلا گیا۔ ان سے عربوں کے حصے میں آیا اور جب عربوں نے تکبر کیا۔ تو یورپ میں چلا گیا۔ جب وہ تکبر کریں گے تو ان سے بھی چھن جائے گا۔ پس قوم اسی وقت تک ترقی کرتی ہے جب تک وہ سمجھتی ہے کہ ابھی تک ہم نے اور سیکھنا ہے۔ جب وہ یہ خیال کرنے لگتے ہیں۔ کہ وہ استاد بن گئے تو ذلیل ہو جاتے ہیں"۔ (الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۶۱ء ص ۳)

اس کے بعد حضور فرماتے ہیں:۔

"غرض مومن دین اور دنیا دونوں میں کامیاب ہوتے ہیں۔ صرف شرط یہ ہے کہ وہ جتنی بھی ترقی کرے۔ اتنا ہی یہ سمجھے کہ میں نے کچھ بھی خدمت نہیں کی۔ اگر یہ مادہ کسی میں پیدا ہو جائے۔ تو وہ بڑھتا چلا جائے گا۔ لیکن جب اس نے یہ سمجھنا شروع کر دیا کہ اب میں نے کافی ترقی کر لی ہے تو وہ گر جائے گا۔ اور اس کے اندر نفاق پیدا ہو جائے گا۔ غور کرو۔ کہ کتنے معمولی سے جھٹکے سے ایک مومن منافق بن سکتا ہے پس کبھی تکبر کے قریب بھی نہ جاؤ"۔ (الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۶۱ء ص ۳)

اس کے بعد حضور نے نہایت بلیغ انداز سے بتایا ہے کہ مومن کے لئے فلاح کیا چیز ہے۔ اور وہ کس طرح حاصل ہوتی ہے:۔

"پس فی صلاتھم خاشعون میں اللہ تعالےٰ نے یہ گر بتایا ہے کہ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو۔ تو جتنا بھی تم کام کرو۔ اتنی ہی تم پر اپنی کمزوری واضح ہوتی چلی جائے۔ اگر کسی کے دل میں یہ خیال آئے کہ اسے اس کے اعمال کے بدلہ میں کیا ملا ہے تو یہ اس کا منافقت کی طرف پہلا قدم ہوگا۔ اور اگر اس کے اندر یہ احساس ہو کہ اس نے کچھ بھی نہیں کیا تو خدا تعالےٰ قد افلح المومنون کے وعدہ کے مطابق ضرور اسے کامیاب کریگا"۔

(الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۶۱ء)

سیدنا حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ کا تازہ ارشاد

حضور نے حال ہی میں اپنے ایک تازہ ارشاد میں الفضل کے متعلق احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"احباب جماعت کو یہ بھی چاہیئے کہ دو دو چار چار دوست ملکر مشترکہ طور پر الفضل کے خریدار بنیں تا کہ الفضل میں شائع ہونیوالے مضامین سے فائدہ اٹھا سکیں جو ایمان کی تازگی کا موجب ہوتے ہیں"۔

صیغہ الفضل ایسے مخلصین کا منتظر ہے جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔

فرمودات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

چند سوالات اور ان کے جواب

فرمودہ ۲ رجون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

یہ ان ملفوظات کا ایک حصہ ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲ رجون ۴۷ء کو قادیان میں ارشاد فرمائے تھے۔ یہ ملفوظات صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

آج باہر سے آئے ہوئے متعدد مہمانوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مصافحہ کا شرف بخشا۔

مصافحہ کے بعد اسلامیہ کالج لاہور کے ایک پروفیسر صاحب نے کچھ سوالات کئے جن کے حضور نے جوابات ارشاد فرمائے۔

سوال:۔ پہلا سوال پروفیسر صاحب نے یہ کیا کہ میں نے یہاں مغرب کی نماز پڑھی ہے جو میرے خیال میں بعد از وقت ہوئی ہے۔

جواب:۔ حضور نے فرمایا مغرب اور صبح کی نمازوں کے اوقات کی تعیین ایک ہی اصول پر ہے۔ مغرب کی نماز کا وقت سورج کے غروب ہونے کے بعد سے شفق کے غائب ہونے تک ہے اور صبح کی نماز کا وقت صبح صادق یعنی شفق کے ظاہر ہونے سے سورج کے نکلنے تک ہے۔ اور شفق کا وقت سورج نکلنے سے ایک گھنٹہ پچیس منٹ قبل تک اور شام کو سورج غروب ہونے کے بعد ایک گھنٹہ پندرہ منٹ تک رہتا ہے اور اسی وقت کے اندر ہم نے مغرب کی نماز ادا کی ہے۔

سوال:۔ دوسرا سوال پروفیسر صاحب موصوف نے یہ کیا کہ میں نے نماز پڑھتے دیکھا تھا کہ دو آدمی پہرہ پر کھڑے تھے اس کی کیا ضرورت ہے؟

جواب:۔ حضور نے فرمایا۔ قرآن کریم میں تو آتا ہے کہ جب کوئی خطرہ کا وقت آئے تو آدھے مومن نماز پڑھیں اور آدھے پہرہ دیں۔ اور آپ نے تو صرف دو آدمیوں کو پہرہ دیتے دیکھا ہے۔

اس پر پروفیسر صاحب نے کہا کہ یہ تو خطرہ کی حالت کے متعلق ایک صورت ہے مگر اس وقت کیا خطرہ ہے؟

حضور نے فرمایا خطرہ کا اندازہ لگانا جماعت کا کام ہے دوسروں کا نہیں جب ایک جماعت کے لوگ سمجھتے ہوں کہ دشمن کی طرف سے حملہ کا خطرہ ہے تو ان کا فرض ہے کہ وہ پہرہ دیں اگر ان کا اندازہ درست ہوگا تو وہ خدا تعالیٰ کے سامنے بری الذمہ قرار پائیں گے اور اگر وہ منافقت سے ایسا کر رہے ہوں گے تو خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوں گے فرض کیجئے کوئی مخالف حملہ کرنے کی نیت سے نماز میں شامل ہو جاتا ہے تو اس کو کس طرح شناخت کیا جا سکتا ہے جبکہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کی شکلوں میں کوئی امتیاز نہیں اس وقت بھی آپ کے سامنے جن دوستوں نے مجھ سے ملاقات کی ہے ان میں تین چار غیر احمدی دوست بھی تھے۔

سوال:۔ پروفیسر صاحب نے سوال کیا کہ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی پہرہ کا انتظام ہوتا تھا؟

جواب:۔ حضور نے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چونکہ مسلمانوں کی جماعت محدود تھی اس لئے آسانی سے پتہ لگ سکتا تھا کہ کون مخلص مسلمان ہے اور کون منافق لیکن جب خلافت کا زمانہ آیا اور جوق در جوق لوگ اسلام میں داخل ہونے لگ گئے تو اس وقت یہ پہچان مشکل ہو گئی کہ کون مخلص ہے اور کون منافق اسلئے پہرہ کی ضرورت تھی مگر چونکہ پہرہ کا انتظام نہ کیا گیا اس لئے حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ یکے بعد دیگرے شہید کر دئے گئے۔ اسی طرح جب مصر مسلمانوں کے ہاتھ پر فتح ہوا تو انہوں نے یہ خیال کر کے کہ اب دشمن کی طرف سے خطرہ نہیں رہا پہرہ کی ضرورت نہ سمجھی۔ ایک دن مسلمان نماز میں مشغول تھے کہ دشمن نے اچانک حملہ کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نصف کے قریب مسلمانوں کو سجدہ کی حالت میں ہی دشمن نے قتل کر دیا۔ جب حضرت عمرؓ کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ سخت ناراض ہوئے۔ اور فوج کے کمانڈر کو لکھا کہ تم نے یہ کیا کیا کہ دشمن کی طرف سے غافل ہو گئے اور پہرہ کا انتظام نہ کیا افسر نے جواب دیا کہ ہم نے یہ سمجھا تھا کہ دشمن مغلوب ہو چکا ہے اس لئے خطرہ نہیں رہا۔

سوال:۔ پروفیسر صاحب نے سوال کیا کہ حضرت عثمانؓ کے وقت تو پہرہ کا انتظام موجود تھا۔

جواب:۔ حضور نے فرمایا۔ حضرت عثمانؓ کے وقت پہرہ کا انتظام اس وقت کیا گیا جب دشمن سارے ناکوں پر قابض ہو چکا تھا وہاں بھی لوگ حج کے نام سے ہی آئے تھے۔ مدینہ والوں نے سمجھا کہ یہ لوگ تو حج کے لئے جا رہے ہیں ان سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے اور یہ بات ان کے وہم و گمان میں بھی نہ آئی کہ یہ کوئی شرارت کریں گے مگر دشمن نے اچانک سارے مدینہ کی ناکہ بندی کر لی اور صحابہؓ کو اس وقت پتہ چلا جب دشمن نے ان کے سارے رستے روک لئے یہ دیکھ کر صحابہؓ حیران و پریشان ہو گئے حضرت علیؓ۔ حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ وغیرہ نے اپنے بیٹوں اور بعض نوجوانوں کو دشمن کے مقابلہ میں بھیجا مگر اس وقت کیا ہو سکتا تھا دشمن کی فوج مدینہ پر قابض ہو چکی تھی اور اس نے تمام راستے روک دئے تھے۔ اسی لئے حضرت عثمانؓ نے ان نوجوانوں کو جو آپ کا پہرہ دینے کے لئے آئے تھے فرمایا کہ چونکہ اب تم لوگ دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ تم اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ۔ کیونکہ اب تمہارا دشمن کے مقابلہ میں نکلنا خواہ مخواہ موت کے مونہہ میں جانا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا کی فلاسفی

"دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب اور بے قرار ہو کر دودھ کے لئے چلاتا ہے اور چیختا ہے تو ماں کی پستان میں دودھ جوش مار کر آ جاتا ہے۔ حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا۔ لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لیتی ہیں یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اس کا تجربہ ہے۔ بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتی ہیں اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچی فوراً دودھ اتر آیا ہے جیسے بچہ کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ایسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے اور میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیتِ دعا کی صورت میں آتا ہے میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے۔ ہاں آج کل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی۔ اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ میں قبولیتِ دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۰)

حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی وفات حسرت آیات

(از محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے ربوہ)

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے لاڈلے اور دختِ کرام سیدہ محترمہ مخدومہ صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جان نثار اور وفا شعار رفیقِ حیات اور اس عاجز غریب سے پورے پچاس سال تک محض خدا کے لئے سگے بھائیوں کی سی محبت کرنے والے حضرت نواب میاں محمد عبداللہ خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۱ء بروز دوشنبہ اپنی ایک خواب کے مطابق (جو وفات سے چند دن پہلے الفضل میں چھپ چکی تھی) اپنی عمر کی ۶۶ منزلیں طے کر کے اپنے خالق و مالک کے حضور حاضر ہو گئے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت نواب صاحب مرحوم و مغفور یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو پیدا ہوئے تھے۔

میں نے اپنے اس مضمون کو حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم و مغفور کے ساتھ حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کے خاص "لاڈ" کے ذکر سے شروع کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ حضرت اماں جان کو نواب صاحب مرحوم سے بے حد محبت تھی۔ مرحوم مجھ سے ذکر کیا کرتے تھے۔ کہ جب ان کی نئی نئی شادی ہوئی۔ تو حضرت اماں جان نے انہیں فرمایا تھا کہ میاں عبداللہ خاں جب میری مبارکہ (یعنی مخدومہ و محترمہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) کی شادی میاں (یعنی حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ) سے ہوئی۔ تو اس وقت چونکہ نواب صاحب کی عمر بڑی تھی۔ اس لئے اپنے داماد کے ساتھ محبت کرنے کا جو شوق ہوتا ہے میں اسے پورا نہ کر سکی۔ اس لئے میں تم سے دہری محبت کر کے اس کمی کو بھی پورا کروں گی" حضرت میاں عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ مجھ سے فرمایا کرتے تھے کہ پھر حضرت اماں جان نے میرے ساتھ محبت کرنے میں حد کر دی۔ اور جب میں نے متاہل زندگی کی ذمہ داریوں کو سنبھالا اس وقت اتفاق سے والد محترم (یعنی حضرت نواب محمد علی صاحب رضی اللہ عنہ قبلہ) کی مالی حالت کمزور تھی اور مالی لحاظ سے میں تو قریباً تہی دست تھا۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے ہر طرح سے میری غیر معمولی مدد فرمائی۔ یہاں تک کہ ان کی مالی مدد اور دعاؤں کی برکت سے میں لاکھوں کی جائیداد کا مالک ہو گیا۔ اور کئی ہزار روپیہ میری ماہوار آمدنی ہو گئی۔ میرے یہ سب برگ و بار حضرت اماں جان کی محبت اور دعاؤں کی برکت سے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی شاید قابل ذکر ہو کہ ہجرت کے موقعہ پر جب قادیان سے وسط نومبر ۱۹۴۷ء میں میں لاہور پہنچا۔ تو اس وقت میرے پاس اپنے سارے خاندان کے افراد کے لئے جو اس وقت لاہور میں موجود تھے اور تعداد میں ۸ تھے صرف ایک لحاف تھا۔ میں نے دوسرے دن جب حضرت نواب صاحب مرحوم و مغفور سے اپنی حالت کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں ابھی اس کا انتظام کرتا ہوں۔ اور یہ کہہ کر اندر تشریف لے گئے اور اپنا نہایت خوبصورت اور قیمتی اور اچھا خاصا بڑا لحاف لا کر مجھے دے دیا۔ اور خود حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ اماں جان! میرے پاس رات سونے کے لئے کوئی لحاف نہیں۔ اماں جان نے فرمایا۔ میاں تمہارا اپنا لحاف کیا ہوا؟ ان کے اس جواب پر کہ میں نے وہ ملک صاحب (یعنی اس عاجز ملک غلام فرید) کو دے دیا ہے کہ ان کے پاس کچھ نہیں تھا۔ حضرت اماں جان نے اسی وقت اپنا لحاف حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب کو دے دیا۔

آج سے پچاس برس پہلے کی بات ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تحریک پر حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے اخراجات کم کرنے کے لئے اپنے تینوں بیٹوں یعنی میاں عبدالرحمٰن خانصاحب مرحوم و مغفور۔ حضرت میاں محمد عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ اور میاں عبدالرحیم خانصاحب خالد کو ۱۹۱۱ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل کروا دیا۔ میاں محمد عبداللہ خانصاحب اور میاں عبدالرحیم خاں صاحب خالد ساتویں جماعت میں داخل ہوئے۔ جس میں ان دنوں میں پڑھتا تھا ان دنوں حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کی معاشرت کی یہ کیفیت تھی۔ کہ یہ تینوں بھائی اپنی کوٹھی دارالسلام سے جو قصبہ قادیان سے باہر تھی سکول میں جو ان دنوں قصبہ میں تھا نہایت خوبصورت اور قیمتی گھوڑیوں پر سوار ہو کر آیا کرتے تھے اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ان کا ذاتی خادم بھی ہوا کرتا تھا۔ سکول میں داخل ہونے کے چند دن بعد حضرت نواب صاحب نے اس وقت کے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب حضرت مولوی صدرالدین صاحب سے فرمایا کہ میرے بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لئے چند قابل اعتماد اور شریف طلباء میری کوٹھی پر بھجوا دیا کریں۔ ان لڑکوں میں میرا انتخاب بھی ہوا اور اسی دن سے اس عاجز کے ساتھ میاں محمد عبداللہ خانصاحب کا تعلق قائم ہوا۔ جسے اس شہزادے نے کمال وفاداری سے پورے پچاس سال تک نباہا۔ ان دنوں مجھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے قرآن کریم کے درسوں میں شامل ہونے کا بہت شوق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ قرآن کریم کے ملک درس کے علاوہ جو حضور مسجد اقصیٰ میں نماز عصر کے بعد قادیان کی ساری جماعت کو دیا کرتے تھے ایک درس اپنے کچے مکان کے صحن میں مغرب کی نماز کے بعد بھی دیا کرتے تھے۔ میں اس درس میں بھی شامل ہوا کرتا تھا۔ میں نے ایک دن حضرت میاں محمد عبداللہ خاں صاحب اور میاں عبدالرحیم خانصاحب خالد کو بھی درس میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب نے جو شام کے بعد بچوں کو گھر سے نکلنے کی اجازت دینے کا خیال بھی نہ کر سکتے تھے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے ان دونوں صاحبزادوں کو اس شام کے درس میں شامل ہونے کی اجازت دے دی۔ اس وقت قادیان کی زندگی ایک نہایت غریبانہ زندگی تھی اور درس کی اس مجلس کے لئے نہایت معمولی ایک آدھ لیمپ ہوا کرتا تھا۔ درس میں حاضری کی دوسری شام کو ہی میاں محمد عبداللہ خاں صاحب اپنی کوٹھی سے گیس کا ایک لیمپ لے آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے جب گیس کی وہ سفید اور خوشنما روشنی دیکھی تو حضور نہایت خوش ہوئے اور بار بار فرماتے کہ آج تو ہمارا دل باغ باغ ہو گیا ہے۔ اور نواب صاحب کے ان دونوں صاحبزادوں کو بہت دعائیں دیں انہی دنوں درس کی اس مجلس میں ایک عجیب و غریب واقعہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تعلق باللہ کے کچھ واقعات سنا رہے تھے ان واقعات میں حضور رضی اللہ عنہ نے یہ ذکر بھی فرمایا کہ ایک دفعہ مجلس میں بیٹھے ہوئے شاہ عبدالرحیم صاحب کو الہام ہوا کہ تم حاضرین مجلس کے لئے دعا کرو۔ تو یہ سب لوگ جنت میں جائیں گے۔ یہ بات بیان کر کے خدا کے پاک مسیح کے صدیق نے فرمایا۔ کہ خدا نے اس وقت مجھے بھی فرمایا ہے۔ کہ تم اپنی اس مجلس کے حاضرین کے لئے دعا کرو۔ تو یہ سب بھی جنت میں جائینگے۔ اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اس شام کی اس مجلس کی کیفیت کا کچھ وہی لوگ اندازہ کر سکتے ہیں۔ جو اس مجلس میں حاضر تھے۔ اس مجلس میں حضرت میاں محمد عبداللہ خانصاحب بھی شامل تھے

ان دنوں نواب صاحب مرحوم و مغفور قرآن کریم کے درسوں میں شامل ہونے کے علاوہ نہایت باقاعدگی سے پانچ وقت نماز کے لئے مسجد نور میں حاضر ہوتے تھے۔ اور تہجد کی نماز بھی پڑھتے تھے یہ ان کے بچپن کے زمانہ کے واقعات ہیں۔

ابھی آپ آٹھویں جماعت میں ہی پڑھتے تھے۔ کہ علی گڑھ کے کسی رئیس کی دو بیٹیوں کے ساتھ ان کے اور ان کے بڑے بھائی میاں عبدالرحمٰن خانصاحب مرحوم و مغفور کے رشتہ کا معاملہ چھڑا۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ علی گڑھ جانے کے لئے ان دونوں صاحبزادوں کیلئے لباس بھی تیار کروا لیا گیا۔ لیکن آسمان پر تو حضرت میاں محمد عبداللہ خانصاحب کے لئے خدا کے مسیح کی دامادی لکھی ہوئی تھی علی گڑھ کے رئیس کے ہاں ان کی شادی کیسے ہو سکتی تھی۔ اسلئے بعض وجوہات کے سبب وہ معاملہ رک گیا ۱۹۱۵ء میں جب آپ دسویں جماعت میں پڑھتے تھے تو ان کا حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے ساتھ نکاح کا معاملہ زیر غور ہوا۔ معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کو حضرت نواب محمد علی صاحب رضی اللہ عنہ کی کونسی نیکی پسند آئی۔ کہ نہ صرف انہیں بلکہ ان کے لختِ جگر حضرت میاں محمد عبداللہ خاں صاحب رضی اللہ عنہ کو بھی دامادیٔ مسیح پاک کی سعادت حاصل ہوئی۔

میاں محمد عبداللہ خانصاحب نے ان دنوں بار بار مجھ سے ذکر کیا کہ میرے لئے اس رشتہ میں صرف یہ کشش ہے کہ میرا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہو جائے۔ ایک موقعہ پر اس رشتہ میں کچھ عارضی رکاوٹ پیدا ہوئی۔ تو مرحوم و مغفور بہت بیقرار ہوئے اور بہت دعائیں کیں اور کروائیں اور آخر حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے ساتھ ان کا نکاح ہو گیا اس نکاح کا خطبہ پڑھنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو خاص طور پر لاہور سے بلوایا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ خطبۂ نکاح میں حضرت مولوی صاحب موصوف نے حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "دختِ کرام" کی خوب تشریح فرمائی اور فرمایا۔ کہ لفظ کرام لفظ کریم کی جمع ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام ہے کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اس نسبت سے اللہ تعالیٰ نے دختِ کرام کے الفاظ آپکے لئے استعمال فرمائے

۱۹۱۴ء-۱۹۱۵ء میں ہم دسویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ یہ خلافت ثانیہ کا پہلا سال تھا تعلیم الاسلام ہائی سکول کو اس وقت سلسلہ کی ایک اہم انسٹی ٹیوشن خیال کیا جاتا تھا۔ ہمارے مخالف یہ خیال کرتے تھے اور اس کا اظہار بھی کرتے تھے۔ کہ میاں صاحب (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) اور ان کے ساتھیوں سے ان کی ناتجربہ کاری کی وجہ سے یہ ادارے کہاں کامیابی سے چل سکیں گے۔ اس لئے طبعی طور پر خود حضرت خلیفۃ المسیح اور دوسرے احباب کو بھی یہ خیال تھا کہ کہیں دسویں جماعت کا نتیجہ خراب نہ نکلے خصوصاً جبکہ اس سے پہلے سال تعلیم الاسلام ہائی سکول کا میٹرک کا نتیجہ نہایت خراب نکل چکا تھا۔ میاں محمد عبداللہ خاں صاحب مرحوم و مغفور جماعت میں ایک کمزور طالبعلم تھے۔ اسکے علاوہ دسویں جماعت میں وہ کئی ماہ بیمار بھی رہے۔ اس خیال سے کہ جماعت کا نتیجہ اچھا رہے۔ اس وقت کے ہیڈ ماسٹر حضرت مولوی محمد دین صاحب (موجودہ ناظر تعلیم) نے میاں محمد عبداللہ خان صاحب سے کہا کہ آپ نے پاس تو ہونا نہیں آپ کے امتحان میں شامل ہونے سے خواہ مخواہ فیل شدہ طلباء کی تعداد میں اضافہ ہو گا۔ اور ہمارے سکول کی بدنامی ہو گی۔ بہتر ہے کہ آپ اس دفعہ امتحان میں شامل ہونے کے لئے اپنا نام ہی نہ بھیجیں۔ میاں صاحب مرحوم و مغفور ایک نیک دل انسان تھے۔ انہوں نے ہیڈ ماسٹر کی بات کو مان لیا۔ دوسرے یا تیسرے دن مجھ سے کہنے لگے کہ آج رات کشتی میں مجھے الہام ہوا۔ مارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ اسلئے خیال آتا ہے کہ اگر امتحان میں شامل ہو جاؤں تو شاید پاس ہی ہو جاؤں۔

نواب محمد عبداللہ خانصاحب رضی کی نیکی اور تقویٰ کو جانتے ہوئے مجھے یقین تھا کہ یہ اس نیک اور متقی نوجوان کو واضح الہام ہوا ہے۔

میں نے حضرت مولوی محمد دین صاحب سے اس کا ذکر کیا تو وہ بھی مرحوم کا نام امتحان میں بھیجنے کے لئے رضامند ہو گئے۔ اور نواب صاحب مرحوم و مغفور باوجود ایک کمزور طالب علم ہونے کے اور کئی ماہ بیمار رہنے کے اور تعلیم میں رغبت نہ رکھنے کے امتحان میں پاس ہو گئے۔ اس الہام کی طلباء میں کئی دنوں بہت شہرت رہی۔ ان کی سچی خوابوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ ابھی چند دن ہوئے "الفضل" میں ان کی ایک رؤیا چھپی تھی جس میں انہیں اپنی عمر ۶۶ سال بتلائی گئی تھی اور اسی کے مطابق وہ ۶۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

ایک اور واقعہ

میں اپنے نوجوان طالب علموں کے فائدہ کے لئے حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی زندگی کا ایک اور واقعہ بھی یہاں ذکر کر دیتا ہوں —

نواب صاحب موصوف نویں جماعت میں پڑھتے تھے کہ وہ ہائی سکول کی فٹ بال کی ٹیم میں کھیلا کرتے تھے۔ ان دنوں محکمہ تعلیم پنجاب کی طرف سے تمام سکولوں کی ٹیموں کے لئے خاص خاص وردیاں مقرر ہوئی تھیں۔ جن کو کھیل کے میدان میں کھلاڑیوں کے لئے پہننا ضروری قرار دیا گیا تھا۔ نواب صاحب مرحوم کو بھی کھیل کے وقت وہ وردی جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے مقرر تھی پہننا ضروری تھی۔ وہ ایک خاص وضع کی نکر اور سفید قمیض تھی حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی (حضرت میاں محمد عبداللہ خانصاحب کے والد محترم) پردہ کے نہ صرف عورتوں کے لئے بلکہ مردوں کے لئے بھی شدت سے قائل اور خود اس کے پابند تھے۔ ان کا خیال تھا کہ مردوں کی ٹانگوں کا پردہ ٹخنوں تک ہوتا ہے۔ فٹ بال کی مجوزہ وردی میں ساری ٹانگ تو جرابوں اور نکر سے ڈھکی جا سکتی تھی لیکن گھٹنے ننگے رہتے تھے۔ نواب محمد عبداللہ خانصاحب کو عمر کے تقاضے سے ٹیم میں کھیلنے کا بے حد شوق تھا۔ لیکن حضرت نواب صاحب قبلہ کا اصرار تھا کہ میں اس وقت تک کھیلنے کی اجازت نہیں دے سکتا جب تک میاں محمد عبداللہ خانصاحب گھٹنوں کو بھی نہ ڈھانکیں چنانچہ حضرت نواب صاحب کی خواہش اور شرط کو پورا کرنے کے لئے مرحوم نے ربڑ کی ایک Knee cap بنوائی جو وہ گھٹنوں پر پہنتے تھے۔ اس طرح ان کی ٹانگیں مکمل طور پر ٹخنوں تک ڈھانکی جاتی تھیں۔ اس معمولی واقعہ کے ذکر سے مجھے صرف بتلانا مقصود ہے کہ مغربی تہذیب کے اثر کے ماتحت اب پردہ کا کیا حشر ہو گیا ہے۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب مرحوم و مغفور کی شادی کے تعلق میں ایک اور ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے مسیحؑ کی صاحبزادی اور ریاست مالیرکوٹلہ کے حکمران خاندان کے شاہزادے کی شادی کس سادگی سے ہوئی۔ میاں محمد عبداللہ خانصاحب کی شادی حضرت قبلہ نواب صاحب کے بیٹوں کی شادیوں میں پہلی شادی تھی۔ اور قدرتاً پہلی شادی میں زیادہ شوق کا اظہار کیا جاتا ہے اور خرچ بھی زیادہ کیا جاتا ہے۔ لیکن یہاں یہ ہوا کہ اس شادی میں شمولیت کے لئے قادیان کے باہر سے حضرت نواب صاحب نے جن اصحاب کو بلوایا وہ صرف میاں عبداللہ خانصاحب رضی کے تعلق کی وجہ سے یہ خاکسار تھا یا مالیرکوٹلہ سے خانصاحب امراؤ علی خانصاحب جو حضرت نواب صاحب کے قریبی رشتہ دار تھے اور یا حضرت پیر عنایت علی صاحب رضی اللہ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت قدیم اصحاب اور حضرت نواب صاحب کے پرانے ملازم تھے۔ حالانکہ حضرت نواب صاحب کے مالیرکوٹلہ کے سب قریبی رشتہ دار زندہ تھے۔ لاہور میں ان کے چھوٹے بھائی سر ذوالفقار علی خانصاحب صوبہ میں بہت عظمت کے مالک تھے اور مالیرکوٹلہ میں حضرت نواب صاحب کی بڑی ہمشیرہ بھی بقید حیات تھیں۔ حضرت نواب صاحب کا یہ خیال عقیدہ کی حد تک پہنچا ہوا تھا کہ رخصتانہ کے وقت دولہا کو اپنی دلہن کو لینے اس کے گھر نہیں جانا چاہیئے۔ بلکہ دلہن کی رشتہ دار عورتوں کو خود دلہن کو دولہا کے گھر پہنچانا چاہیئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ حضرت نواب صاحب کے اس خیال کی بنیاد کیا تھی۔ ممکن ہے انہوں نے کسی حدیث یا اسلامی تاریخ کی کسی کتاب میں پڑھا ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی کا رخصتانہ اسی طرح سے ہوا تھا۔ بہرحال وہ اس خیال پر شدت سے قائم تھے اس لئے جب حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے رخصتانہ کا وقت ہوا۔ تو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے ماناً حضرت نواب صاحب کے اس خیال کو جانتے ہوئے کہ کسی برات وغیرہ کا آنا تو خارج از بحث ہے۔ میاں محمد عبداللہ خانصاحب کو کہلا بھیجا کہ آپ اکیلے ہی ہمارے ہاں آ جائیں یہ بات مجھے خود میاں محمد عبداللہ خانصاحب رضی نے بتلائی کہ جب وہ حضرت اماں جان کے ارشاد کی تعمیل میں اکیلے کوٹھی دار السلام سے دار المسیح کی طرف گئے تو پیشتر اس کے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کے اندر داخل ہوں حضرت نواب صاحب کو میاں محمد عبداللہ صاحب کے اس طرح اکیلے جانیکا علم ہو گیا اور انہوں نے اپنے ایک خادم میاں جیوا کو میاں صاحب کے پیچھے بھیج کر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر داخل ہونے سے روک دیا۔ اور جیسے نواب صاحب مغفور اکیلے آئے تھے ویسے اکیلے ہی واپس چلے گئے۔ بعد میں جب حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کو احادیث کی کتابوں کے حوالہ جات نکال کر بتلایا گیا کہ اس بارہ میں ان کی شدت ناواجب تھی تو انہوں نے اپنے خیال کو بدل دیا۔ بہرحال اس سارے واقعہ سے پتہ تو لگ جاتا ہے کہ ان دونوں عالی خاندانوں کی شادیاں کس سادگی سے ہوتی تھیں۔ میں نے حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سوانحعمری مرتبہ برادرم مکرم ملک صلاح الدین صاحب میں پڑھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد جب سیدہ مخدومہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کا رخصتانہ ہوا۔ تو حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا حضرت بیگم صاحبہ کو اکیلے ساتھ لے کر بھرائی ہوئی آواز میں یہ فقرہ کہتے ہوئے کہ:-

"میں اس بے باپ کی بچی کو آپ کے سپرد کرتی ہوں" حضرت نواب صاحب کے ہاں چھوڑ آئیں ۔ (باقی)

اک تمنّا

(از مکرم فضل الرحمٰن صاحب بی اے بی ٹی۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بھیرہ)

سر پہ غم کا پہاڑ دھر لائے — دیدے اشکوں سے اپنے بھر لائے
مٹ گئی ہائے شوکتِ اسلام — لائے واپس رحیم گر لائے
حضرتِ میرزا۔ ثریا سے — نورِ ایمان اُتار کر لائے
دعوتِ حق جہان میں بھیجی — خوانِ یغما تمام تر لائے
سوز و ساز امام لاثانی — دردِ قومی سے پُر جگر لائے
تُل گئے پر مخالفت پر وہ — ترکشیں بھر کے بے ہنر لائے
بعض انسان کتنے ظالم ہیں — شاخِ مثمر پہ ہیں تبر لائے
بسمل اُن کی ہی شامتِ اعمال — زلزلے بیچ بحر و بر لائے
ربّنا فقنا عذاب النّار — شجرِ عصیاں بھی کیا ثمر لائے
تیری درگاہ میں خداوندا — سخت دامان اپنا تر لائے
چھن گئی ساری طاقتِ پرواز — کیسے بسمل وہ بال و پر لائے
رات تھا میرا نالۂ دلگیر — کیا تعجب جو کچھ اثر لائے
اک تمنّا لئے ہوئے ہوں میں — میرا مالک ہی اس کو بر لائے
فوجِ احمد کا ہر مجاہد اب — دل کی دنیا کو فتح کر لائے
ہر جگہ ایک عمدہ مسجد ہو — آسماں کی اذاں خبر لائے

تیری رحمت پھر اس مہاجر کو
اپنے مرکز پہ جلد تر لائے

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

منعقدہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی دفتر لجنہ اماء اللہ میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ منعقد ہوگا۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی انہی دنوں منعقد ہو۔

شوریٰ: حسب سابق اس موقعہ پر شوریٰ کا اجلاس بھی ہوگا۔ معین الفاظ میں تجاویز ۲۰ ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔

مقابلہ جات: تحریری و تقریری مقابلہ جات کے لئے تمام لجنات اپنی اپنی جگہ پر مقابلے کروا کر اول اور دوم آنے والی ممبرات کے نام مرکز میں مقابلہ کے لئے بھجوائیں۔ یہ نام ۳۰ ستمبر تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔

تربیتی کلاس:۔ مرکزی تربیتی کلاس ۵ اکتوبر سے ۱۵ اکتوبر تک منعقد ہوگی۔ اس کے لئے ہر لجنہ ایک ایک نمائندہ بھجوائے۔ نمائندہ کی تعلیمی حالت سے بھی اطلاع دیں۔ ان نمائندگان کے نام ۳۰ ستمبر تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔

چندہ سالانہ اجتماع: یہ چندہ لازمی ہے خواہ کسی لجنہ کا نمائندہ شامل ہو یا نہ ہو۔ ہر لجنہ ہر ممبر سے ۸ نئے پیسے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے بھجوائے۔

سالانہ رپورٹ:۔ تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں بھجوادیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کے تربیتی جلسے

جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کے زیر اہتمام یکم ستمبر تا ۱۵ ستمبر سدوکی۔ جوکی۔ لنگے۔ عالم گڑھ۔ شادیوال۔ بھوکنانوالی۔ دھیرکے۔ لالہ موسیٰ اور کھاریاں میں کامیاب تربیتی جلسے منعقد ہوئے جن میں احمدی اور غیر احمدی اصحاب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب۔ صوفی نذر محمد صاحب معلم وقف جدید۔ چوہدری عبدالمالک صاحب مولوی سلطان محمود صاحب انور مربیان سلسلہ نے مؤثر پیرایہ میں اصلاحی اور تربیتی تقاریر فرمائیں۔ جنہیں حاضرین نے بہت پسند فرمایا۔ صوفی نذر محمد صاحب کی دلکش نعت خوانی نے سامعین کو مسحور کئے رکھا۔ ان حضرات کے علاوہ شیخ عنایت اللہ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد ملک عبدالباسط صاحب اور خاکسار نے بھی حاضرین کو خطاب کیا۔ لاؤڈ سپیکر کا ہر مقام پر معقول انتظام تھا۔ اور معززین کی تقاریر دور دور تک سنائی دیتی تھیں۔ جلسوں کی ابتداء اور اختتام پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے اجتماعی دعاؤں کا التزام رہا۔

خدا کے فضل و احسان سے یہ جلسے ہر لحاظ سے کامیاب رہے۔ اور میں ان تمام احباب کا شکر گذار ہوں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں میرے ساتھ تعاون فرمایا اور ہر ممکن مدد دی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ گجرات)

---

(۲) جماعت احمدیہ راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی وفات پر انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ان کے درجات کو بلند کرے۔ جماعت تمام پسماندگان سے خاص طور پر حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ نواب محمد عباس خانصاحب و دیگر صاحبزادگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہے کہ وہ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

جماعت احمدیہ راولپنڈی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں بھی اپنے جذبات ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

(قائمقام امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی وفات پر

ـــــ تعزیتی قرار دادیں ـــــ

جامعہ نصرت ربوہ

اساتذہ و طالبات جامعہ نصرت حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ آپ کی وفات جماعت احمدیہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ایک سانحہ عظیم ہے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے داماد ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے فرزند ارجمند تھے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ کی خدمات جو آپ نے بحیثیت ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ سرانجام دیں وہ قابل صد تحسین ہیں۔

خدا تعالیٰ محترم نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ان کے بچوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اور حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور آپکے مراتب کو بڑھاتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین

سٹاف سیکرٹری جامعہ نصرت ربوہ

جماعت احمدیہ لاہور

حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی وفات پر جماعت احمدیہ لاہور خلوص دل کیساتھ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خانصاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افراد کے ساتھ گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہے۔

حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلہ کے بہت مخلص اور فدائی تھے اور جماعت کے ایک قیمتی وجود تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلقات صہری کیوجہ سے آپ کا مقام اور بھی بلند تھا اور آپ ہمیشہ جماعت میں عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ یہ عظیم حادثہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ساری جماعت کے لئے بہت صدمہ کا موجب ہے

جماعت احمدیہ لاہور کی صدق دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں نہایت بلند مقام عطا فرمائے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور جماعت میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خلا کو اپنے فضل و کرم سے پُر فرمائے۔ آمین

نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور

جماعت احمدیہ کوئٹہ

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب داماد و خلف الرشید حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خانصاحب مرحوم کی وفات پر گہرے دلی رنج و غم اور ملال کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دامادی کا فخر حاصل تھا۔ نیز بڑے خلیق۔ غریب پرور اور صالح بزرگ تھے۔ افراد جماعت احمدیہ کوئٹہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی جناب میں دست بدعا ہیں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے مرحوم کو اپنی رحمت میں لیتے ہوئے ان کی مغفرت فرمادے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمادے۔ آمین

جماعت احمدیہ کوئٹہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب و تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی تعزیت کرتی ہے اور اس غم کو اپنا غم سمجھتی ہے (خاکسار شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ)

جماعت احمدیہ پشاور

جماعت احمدیہ پشاور کا یہ خصوصی اجلاس حضرت نواب محمد عبداللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر اپنے دلی افسوس اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت نواب صاحب بوجہ اپنی ذاتی نیکی اور اخلاص اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دامادی کا شرف رکھنے کے جماعت میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمادے۔ اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور دیگر پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمادے۔ جماعت احمدیہ پشاور تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اس صدمہ میں پوری طرح شریک ہے۔ اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے"

مولا بخش

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پشاور

درخواست دُعا

مکرم چوہدری حفیظ اللہ خاں صاحب اشرف اوورسیر بعض ناگہانی مشکلات کے پیش آجانے کی وجہ سے پریشان ہیں۔ لہذا درخواست ہے کہ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص نوجوان کی جملہ مشکلات و پریشانیاں دور فرمائے اور ہر حال میں خود حامی و ناصر ہو۔

(محمد شریف لطیف گجرات)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں:۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۲۶۳: منکہ عبدالاحد خان ولد فتح محمد قوم افغان پیشہ درویشی عمر قریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۱-۱۹۱۰ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ اس وقت درویشی الاؤنس پر ہے جو مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی طرف سے مجھے ۱۵/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ گویا ۶۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اگر آئندہ کوئی جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد میری متروکہ جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ فقط۔

العبد۔ عبدالاحد خان ولد فتح محمد ساکن قادیان ۶/۶۰/۲۰

گواہ شد: فیض احمد گجراتی درویش قادیان۔ موصی نمبر ۱۰۸۸۶ ۶/۶۰/۲۰

گواہ شد۔ عبدالعزیز وقف زندگی معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ۶/۶۱/۲۰ موصی ۹۸۶۳

نمبر ۱۳۲۶۴: منکہ محمد عبدالکریم نور ولد محمد ابراہیم صاحب قوم بوڈری پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دیودرگ ضلع رائچور صوبہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت ماہوار آمد ۳۲/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمد عبدالکریم نور عفی عنہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دیودرگ ۲۱ نومبر ۱۹۶۰ء روز شنبہ۔

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل احمدی آڈیٹر دیودرگ ۲۱ نومبر ۱۹۶۰ء

گواہ شد:۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ دیودرگ ۲۱/۱۱/۶۰

نمبر ۱۳۲۶۵: میں محمد عبدالغنی ولد محمد عبدالرزاق صاحب قوم نائکواڈی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت ماہوار آمد ۹۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد محمد عبدالغنی احمدی ملبر یاسرو ۲۲/۱۱/۶۰

گواہ شد۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر ۲۲/۱۱/۶۰

گواہ شد:۔ محمد عبدالکریم نور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دیودرگ ۲۲/۱۱/۶۰

نمبر ۱۳۲۸۴: مسماۃ منکہ نصیر احمد بانی ولد میاں محمد صدیق صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷ کولوٹولہ اسٹریٹ ڈاکخانہ و ضلع کلکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۶۱ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنے والد صاحب کے زیر سایہ ان کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں۔ میری آمد تقریباً ۵۰۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا ماہوار آمد میں خدا کی مہربانی سے اضافہ ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد:۔ نصیر احمد ۲۸/۴/۶۱

گواہ شد:۔ محمد صدیق بانی بقلم خود والد موصی ۷ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

گواہ شد:۔ منیر احمد برادر موصی ۷ کولوٹولہ کلکتہ

گواہ شد:۔ زبیدہ بیگم والدہ موصی ۷ کولوٹولہ کلکتہ۔

اعانت الفضل اور درخواست دعا

محترمہ بیگم شفیع صاحبہ کے صاحبزادے سید حسنات احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کا انٹرویو ہوا ہے۔ جو ایک اعلیٰ جگہ کا ہے۔ اسکے بعد وہ عازم یورپ ہو گئے ہیں۔ محترمہ نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرا دیا ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ سید حسنات احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کو انٹرویو میں کامیابی عطا فرمائے اور لمبی عمر اقبال اور ایمان کی ترقی کے ساتھ ان کا یورپ کا دورہ کامیاب فرمائے اور مسلسل کو ظفر بنائے۔

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

محترم پھوپھا جان مرزا نور شیر بیگ صاحب عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار۔ تحسین احمد ظفر
ملتان چھاؤنی

ضروری تصحیح اعلان ولادت

مورخہ ۵/۶۱/۱۲ کو اخبار الفضل کے صفحہ ۷ میں ایک اعلان ولادت شائع ہوا ہے وہ غلطی سے محمد جعفر صاحب سیکنڈ ہیڈ ماسٹر بورے والا کی طرف سے شائع ہو گیا ہے۔ دراصل اعلان حسب ذیل ہے۔ احباب تصحیح فرمائیں۔

"خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس سے پہلے پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالےٰ اس بچے کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے یہ اسلام اور احمدیت کے لئے نمایاں کارنامہ سرانجام دے دین و دنیا میں خدا اس کا حافظ و ناصر ہو اور نومولود خاندان کیلئے نیک نامی کا باعث ہو۔ آمین۔

(ڈاکٹر) رفیع احمد ایم بی بی ایس بورے والا

طلبہ کے سماجی کاموں کی قومی کمیٹی نے اپنی رپورٹ صدر کو پیش کر دی

اب ایک خاص کمیٹی رپورٹ پر غور کرے گی

راولپنڈی ۲۸ ستمبر۔ طالب علموں کے سماجی کاموں کی قومی کمیٹی نے کل صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کو اپنی رپورٹ پیش کر دی۔ کمیٹی کے چیئرمین جنرل بختیار رانا کی غیر حاضری میں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر تاج محمد خیال نے (جو کمیٹی کے رکن ہیں) یہ رپورٹ پیش کی۔

اس موقع پر وزیر تعلیم و سائنسی تحقیقات مسٹر اختر حسین اور وزارت تعلیم کے سیکرٹری مسٹر شریف بھی موجود تھے۔ صدر کو رپورٹ پیش کرتے ہوئے پروفیسر تاج محمد خیال نے کہا کہ کمیٹی نے یہ رپورٹ صدر کی اس خواہش کے مطابق تیار کی ہے کہ یونیورسٹی ڈگری حاصل کرنے سے پیشتر طالب علم اپنے ہاتھوں سے محنت اور سماجی کام کریں۔ صدر ایوب نے رپورٹ تیار کرنے پر پروفیسر خیال اور کمیٹی کے دیگر اراکین کا شکریہ ادا کیا۔ اس رپورٹ کو اب ایک سپیشل کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

یہ رپورٹ دو سو ایک ٹائپ شدہ صفحات پر مشتمل ہے اس کے نو باب ہیں۔ حکومت پاکستان نے گزشتہ اکتوبر میں یہ کمیٹی قائم کی تھی یہ کمیٹی مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل تھی۔ جنرل بختیار رانا (چیئرمین) پروفیسر تاج محمد خیال۔ بریگیڈیر ساول خاں پروفیسر سراج الدین۔ میر علی حسن۔ میجر یعقوب حسن اور سردار کریم نواز خان۔

● راولپنڈی ۲۸ ستمبر۔ صدر محمد ایوب خاں نے کل کابینہ کے ہفت روزہ اجلاس کی صدارت کی۔

والی بال میچ

مورخہ ۲۷/۹/۶۱ بروز بدھ فضل عمر سپورٹس کلب ربوہ اور پی۔ اے۔ ایف سٹیشن سرگودہا کی ٹیموں کے مابین دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈ میں والی بال کا میچ ہوا۔ ہر دو ٹیموں نے نہایت اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ آخر میدان فضل عمر سپورٹس کلب کے ہاتھ رہا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل عمر سپورٹس کلب کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (سیکرٹری فضل عمر سپورٹس کلب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک ممتاز علی صاحب کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۲۸ ستمبر۔ مکرم ملک ممتاز علی صاحب (دار الصدر غربی ربوہ) آج رات اچانک دل کی حرکت بند ہو جانے سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ محلہ کے نائب امام مسجد اور زعیم انصار اللہ تھے۔ قریباً پانچ بجے بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ ہوگی۔ احباب کثرت سے جنازہ میں شامل ہو کر اپنے مرحوم بھائی کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(خاکسار۔ محمد یعقوب کاتب دار الصدر غربی ربوہ)

درخواست دعا

محترم لیفٹیننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب پنشنر (والد عزیزہ مکرم کرنل مبارک احمد صاحب) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی چند دن سے پلوروسی کی بیماری سے بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے انکو شفاء کاملہ و عاجلہ اور صحت کلی عطا فرماوے۔

(صاحبزادہ محمد طیب لطیف)

مجلس انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

اور

نمائندگان کا ضروری فرض

مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کرنے کے لئے آپ ضرور تیاری کر رہے ہوں گے۔ آپ کا مرکز سلسلہ میں آنا مبارک ہو اور آپ اس روحانی مائدہ سے زیادہ سے زیادہ حصہ لیں جو اس خالص روحانی اور تربیتی اجتماع کے موقع پر آپ کے لئے تیار ہوگا۔ اجتماع میں شمولیت کی غرض سے جو نمائندگان تشریف لائیں وہ اس بات کا ضرور جائزہ لے کر آئیں کہ تمام اراکین نے باشرح چندہ انصار اللہ ادا کر دیا ہے اور یہ کہ ان کی مجلس میں کوئی بقایا دار نہیں۔ مجلس کی مالی حالت کو مضبوط کر کے آپ اس کے مقاصد کو پورا کرنے میں امداد کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کے مستحق ہوں گے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

احباب سے گذارش

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت ہمیشہ چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴